بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍جولائی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی میں بدری صحابہ کا ذکر ہی کروں گا۔ پہلے صحابی کا نام ہے حضرت مظاہر بن رافع۔ حضرت مظاہر کے والد کا نام رافع بن عدی تھا۔ آپ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت مظاہر حضرت عمر کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ حضرت مظاہر کی شہادت کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ یحيٰ بن سہل بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مظاہر بن رافع حارثی میرے والد کے پاس ملک شام سے چند طاقتور مزدور اپنے ساتھ لے کر آئے تا کہ وہ ان کی زمینوں میں کام کر سکیں۔ جب یہ خیبر میں پہنچے تو وہاں یہود نے ان مزدوروں کو حضرت مظاہر کے قتل پر اکسانا شروع کر دیا اور دو یا تین چھریاں مخفی طور پر انہیں دے دیں۔ جب حضرت مظاہر خیبر سے باہر نکلے اور سبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان لوگوں نے حضرت مظاہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ چاک کر کے انہیں شہید کر دیا۔ پھر وہ لوگ خیبر واپس چلے گئے جس پر یہود نے انہیں زادِ راہ اور خوراک دے کر روانہ کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ ملک شام واپس پہنچ گئے۔ جب حضرت عمر بن خطاب کو یہ خبر ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنیوالا ہوں اور اس کی حدود کو واضح کرنے والا ہوں اور زمینوں میں حدفاصل لگانے والا ہوں یعنی اس کا بدلہ لیا جائے گا اور یہود کو وہاں سے جلاوطن کرنے والا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں تمہیں اس وقت تک ٹھکانہ نہ دوں گا جب تک اللہ نے تمہیں ٹھکانہ نہ دیا اور اللہ نے انہیں جلاوطن کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر نے پھر ایسا ہی کیا۔ حضرت مظاہر کی شہادت کا واقعہ 20 ہجری میں پیش آیا تھا۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مالک بن قدامہ۔ آپ کے والد کا نام قدامہ بن ارفجہ تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو غنم سے تھا۔ حضرت مالک اپنے ایک بھائی حضرت منذر بن قدامہ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت خریم بن فاتک۔ آپ کا تعلق بنو اسد سے تھا۔ حضرت خریم بن فاتک اپنے بھائی حضرت سبرۃ بن فاتک کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت خریم غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت خریم اپنے بیٹے سمیت بعد میں کوفہ چلے گئے اور رقہ شہر میں منتقل ہو گئے اور یہ دونوں اسی جگہ حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں فوت ہوئے۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت معمر بن حارث۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جمح سے تھا۔ ان کے والد کا نام حارث بن معمر تھا اور والدہ کا نام قتیلہ بنت مظعون تھا جو حضرت عثمان بن مظعون کی بہن تھیں۔ حضرت معمر کے دو بھائی تھے جن کا نام حاطب اور حطاب تھا۔ یہ تینوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ حضرت معمر کا شمار السابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ بنت قدامہ سے روایت ہے کہ بنو مظعون میں سے حضرت عثمان حضرت قدامہ حضرت عبداللہ اور حضرت صائب بن عثمان بن مظعون اور

حضرت معمر بن حارث مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ بن سلمٰی عجلانی کے گھر ٹھہرے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معمر کی مؤاخات حضرت معاذ بن افرا کے ساتھ کروائی تھی۔ حضرت معمر بن حارث غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ آپ کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں 23 ہجری میں ہوئی تھی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے زہیر بن رافع۔ حضرت زہیر انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے بیٹے کا نام اسید تھا جو کہ صحابی تھے۔ حضرت زہیر رافع بن خدیج کے چچا تھے۔ آپ کی بیوی کا نام فاطمہ بنت بشر تھا جو بنو عدی بن غنم سے تھی۔ حضرت مظاہر بن رافع حضرت زہیر کے سگے بھائی تھے دونوں بھائیوں کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ حضرت زہیر بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر، غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمرو بن ایاس۔ حضرت عمرو یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انصار کے قبیلہ بنو لوزان کے حلیف تھے۔ ان کے والد کا نام ایاس بن عمرو تھا۔ حضرت عمرو غزوہ بدر اور احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت عمرو حضرت ربیع بن ایاس اور حضرت ورقہ بن ایاس کے بھائی تھے اور ان تینوں بھائیوں کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مدلج بن عمرو۔ حضرت مدلج بن عمرو کا نام مدلاج بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو سلیم کے خاندان بنو حجر سے تھا۔ حضرت مدلج غزوہ بدر میں اپنے دو بھائیوں حضرت سقف بن عمرو اور حضرت مالک بن عمرو کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ آپ سول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات پچاس ہجری میں حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں ہوئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سہیل۔ آپ کے والد کا نام سہیل بن عمرو اور والدہ کا نام فاختہ بنت عمرو تھا۔ ان کے بھائی کا نام ابو جندل تھا۔ جب حضرت عبداللہ بن سہیل حبشہ سے لوٹے تو ان کے والد نے انہیں پکڑ کر زبردستی ان کے دین سے ہٹا دیا۔ آپ مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بدر کی طرف روانہ ہوئے لیکن جب بدر کے مقام پر مسلمان اور مشرکین مقابلہ کے لئے آمنے سامنے ہوئے اور دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن سہیل مسلمانوں کی طرف پلٹ آئے اور لڑائی سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ یوں آپ بحالت اسلام غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر 27 سال تھی۔ حضرت عبداللہ بن سہیل بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ میرے والد کو امان دیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ وہ اللہ کی امان کی وجہ سے امن میں ہے۔ ٹھیک ہے اسے چاہئے کہ وہ باہر آجائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اردگرد احباب سے فرمایا جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو اسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ میری زندگی کی قسم ہے کہ یقیناً سہیل عقل مند اور شریف آدمی ہے اور سہیل جیسا شخص اسلام سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن سہیل اٹھ کر اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم وہ بڑھاپے اور بچپن میں نیکوکار تھے۔ یوں حضرت عبداللہ کے والد سہیل نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت سہیل ایمان والے واقعہ کے بعد کہتے تھے کہ اللہ نے اسلام میں میرے بیٹے کے لئے بہت زیادہ بھلائی رکھ دی ہے۔

حضرت عبداللہ جنگ یمامہ میں بھی شریک ہوئے تھے اور اسی جنگ میں بارہ ہجری میں دور خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر 38 سال تھی۔ حضرت عبداللہ کے والد سہیل نے بھی آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب اپنے دورِ خلافت میں حج کے لئے مکہ تشریف لائے تو حضرت سہیل بن عمرو کے مکہ میں حضرت ابوبکر سے ملنے آئے تب حضرت ابوبکر نے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ کی تعزیت کی اس پر حضرت سہیل نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید اپنے اہل میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا تو میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میرا بیٹا مجھ سے قبل کسی اور سے آغاز نہ کرے گا۔کی۔اسی طرح دوسری رائے کے مطابق حضرت عبداللہ بحرین کے علاقہ جواسا میں 88 سال کی عمر میں شہید ہوئے تھے جواسا بحرین میں عبدالقیس کا قلعہ ہے جس کو اعلاء بن حزمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں 12 ہجری میں فتح کیا تھا۔بہرحال یہ دو روایتیں ہیں۔

اگلے صحابی ہیں حضرت یزید بن حارث۔آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنواحمر بن حارثہ سے تھا۔حضرت یزید کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمیر بن حمام۔حضرت عمیر بن حمام کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسلمی کے خاندان بنوحرام بن کعب سے تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر بن حمام اور حضرت عبیدۃ بن حارث مطلبی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی، یہ دونوں بدر کے دن شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔غزوہ بدر کے موقع پر جب مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جنت کے لئے آگے بڑھو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔حضرت عمیر بن حمام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جنت جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے کیا یہ آپ فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔اس پر انہوں نے کہا واہ واہ۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم واہ واہ کیوں کہہ رہے ہو۔انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صرف اس خواہش کی وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ میں جنت کے باشندوں میں سے ہو جاؤں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کے باشندوں میں سے ہو۔پھر آپ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔غزوہ بدر کے موقع پر آپ یہ کہتے جاتے تھے کہ ''اللہ کی طرف سے سوائے تقویٰ اور آخرت کے اور کچھ زادِ راہ نہیں لے جاتا اور اللہ کی راہ میں جہاد پر ثابت قدم رہتا ہوں۔بیشک تقویٰ عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔'' اسلام میں انصار کی طرف سے سب سے پہلے شہید حضرت عمیر بن حمام ہیں، بعض کے نزدیک حضرت حارثہ بن قیس سب سے پہلے انصاری شہید تھے۔دو روایتیں ہیں۔بہرحال یہ دو بدر کے شہید تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت حمید انصاری۔حضرت زبیر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کی ایک چھوٹی نالی جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہے، کے متعلق ان کا ایک انصاری سے جھگڑا ہو گیا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ جھگڑا فیصلے کے لئے آیا وہ دونوں زمین کو اس نالی سے پانی دیا کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ زبیر تم پانی دو پہلے ان کی زمین تھی پھر اپنے پڑوسی کے لئے اسے چھوڑ دو۔وہ انصاری اس بات پہ ناراض ہو گیا۔اس نے کہا یا رسول اللہ آپ اس لئے یہ فیصلہ دے رہے ہیں کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ پہلے تو احسان کے رنگ میں میں نے بات کی تھی۔اب یہ حق والی بات آ رہی ہے کہ تم پانی دو اور اسے روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے حضرت زبیر کو اپنی رائے کا اشارہ کر چکے تھے جس میں ان کے اور اس انصاری کے لئے بڑی گنجائش تھی۔جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو صاف اور صحیح فیصلہ دے کر ان کا پورا حق دلا دیا۔عروہ نے کہا کہ حضرت زبیر کہتے تھے کہ بخدا میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کہ تیرے رب کی قسم ہے کہ جب تک وہ ہر بات میں جس کے متعلق میں ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار نہ ہو جائیں ہرگز ایماندار نہیں ہوں گے۔ الاصابۃ، اسد الغابۃ اور صحیح بخاری کی شرح ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ وہ انصاری جن کا حضرت زبیر سے تضاد ہوا تھا وہ حضرت حمید انصاری تھے۔ تھے جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ بہر حال بعض دفعہ شیطان چپکے سے حملہ کر دیتا ہے لیکن ان بدری صحابہ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی بخشش کی گواہی دی اعلان کیا ہوا ہے۔

پھر حضرت عمرو بن معاذ بن نعمان اشیریہ ایک صحابی تھے۔ آپ کے والد کا نام معاذ بن نعمان اور والدہ کا نام کبشہ بنت رافع تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن معاذ اور حضرت عمیر بن ابو وقاص کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ حضرت عمرو بن معاذ اپنے بھائی حضرت سعد کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر بوقت شہادت 32 سال تھی۔

اگلے صحابی حضرت مسعود بن ربیعہ بن عمرو ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ قارۃ سے تھا اور آپ قبیلہ بنو زہرہ کے حلیف تھے۔ حضرت مسعود کے والد کا نام ربیع یا ربیعہ اور عامر بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مسعود کے ایک بیٹے کا نام عبداللہ بھی ملتا ہے۔ حضرت مسعود کے خاندان کو مدینہ میں قاری کہا جاتا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور حضرت عبید بن تیہان کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ حضرت مسعود بن ربیعہ غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام دیگر غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ کی وفات تیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر 60 سال سے زیادہ تھی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور جو ان کی نیکیاں تھیں وہ ہم بھی جاری رکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد میں مختصراً صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اس کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ جن کی ڈیوٹیاں ہیں وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان ڈیوٹیوں کو سرانجام دینے کی کوشش کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ صحیح طور پہ ڈیوٹیاں ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سال شعبہ ٹرانسپورٹ کو اس لحاظ سے کچھ زیادہ کام کرنا پڑے گا اور پلاننگ بھی کرنی ہوگی کہ یہاں جماعتی قیام گاہوں میں جو لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو جلسہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی لانے کا انتظام کرنا ہوگا، اس کیلئے میں نے افسر جلسہ سالانہ کو کہا تھا کہ پلاننگ کر لیں امید ہے اس پہ کام شروع ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کام احسن رنگ میں سب کو انجام دینے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 26th - July - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB